تحریکِ پاکستان سے قیامِ پاکستان تک کا سفر
(قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کی فکری مماثلت)

شازیہ پروین

Shazia Parveen

Ph.D Scholar, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

There was a complete harmony between Quaid-e-Azam and Muhammad Iqbal. They were united on the ideology and for the movement of the separate country for muslims. Quaid and Iqbal wanted to build Islamic State as per rules of Islam. Quaid always admired Allama Iqbal as scholastic and lawyer having status of "spiritual father of Pakistan". Quaid considered him as a friend, guide for muslims of sub-continent. Iqbal stood like a rock and never flinched during darkest moments of Muslim League and United Muslims of Calcutta and Punjab. Iqbal and Quaid was undoubtedly the two most important and influential leaders of the 20th century, Muslim India. Their mutual relationship, as such, is a subject of substantial significance.

حضرت علامہ اقبال اور حضرت قائداعظم کے درمیان ذہنی مطابقت مسلم لیگ کی بدولت بڑے عرصے سے قائم تھی۔ اگرچہ کچھ اختلافات سائمن کمیشن اور جداگانہ طرزِ انتخاب کے سلسلے میں ضرور ہوئے لیکن یہ وقتی سیاسی رنجش تھی۔ ان کی ذہنی اور فکری مطابقت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ دونوں کا محور مرکز دوقومی نظریہ تھا۔

قائداعظم کو علامہ اقبال کی اس منفرد اور جداگانہ سوچ کا پہلے ہی سے علم تھا کہ ہندوستان کے معروضی حالات کے پیشِ نظر یہ فیصلہ کیا کہ دونوں قوموں میں علیحدگی کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔

برطانوی نے ۲۹۔۱۹۲۸ء میں جب گول میز کانفرنس طلب کی جن میں تمام جماعتوں کے رہنماؤں نے شریک ہونا تھا۔ لہٰذا قائداعظم نے انگلستان سے روانگی سے قبل اپنے فکری ہم نشیں حضرت علامہ اقبال کو مسلم لیگ کے ہونے والے آئندہ انتخابی اجلاس کی صدارت کے لیے فوری نامزد فرمایا تاکہ مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس الہ آباد میں مسلمانوں کے لیے اہم مطالبات جداگانہ وطن کی بازگشت بین الاقوامی اور عالمی سطح پر سنائی دے۔

مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد کی منظوری کے بعد تاریخی اجتماع میں قائداعظم نے بڑے پرعزم انداز میں اعتراف کے طور پر فرمایا:

> ''بلاشبہ آج اقبال ہم میں موجود نہیں ہیں اگر وہ زندہ ہوتے تو یہ جان کر کتنا خوش ہوتے کہ ہم نے وہ سب کچھ کر دیا ہے جو وہ چاہتے تھے۔'' (۱)

قائداعظم اقبال کا بے حد احترام کرتے تھے۔ دو مارچ ۱۹۴۱ء کو یومِ اقبال کی ایک تقریب میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا:

> ''اقبال دورِ حاضر اسلام کی تاریخ تھے۔ اس زمانے میں اقبال سے بہتر اسلام کو کسی اور شخص کو نہیں سمجھا۔ مجھے اس پر فخر ہے کہ میں نے ان کی قیادت میں باحیثیت ایک سپاہی کے کام کیا۔'' (۲)

تحریکِ قیامِ پاکستان کے حقائق کے پیشِ نظر یہ بات بلا کم و کاست کہی جا سکتی ہے کہ قائد اعظم اور حکیم الامت کے درمیان ۱۹۲۹ء میں ہی اس بارے میں فکری یگانگت موجود تھی۔ قائداعظم بھی علامہ اقبال کی طرح آزاد وطن کو اسلام کا قلعہ بنانا چاہتے تھے۔ اس لیے قائداعظم نے اپنے خطاب میں فرمایا:

> ''مسلمان ایک ایسی ریاست کا قیام عمل میں لائیں گے جہاں پر اسلام کے اصولوں کو نافذ کیا جائے گا اور اسی طرح ہم دنیا کو ایسی امن دوستی کا پیغام پہنچائیں گے جس میں بنی نوعِ انسان کی فلاح و بہبود خوش حالی اور ترقی کی راہیں کھلیں گی۔'' (۳)

اقبال مسلمانوں کی زبوں حالی اور پستی کا باریک بینی سے مشاہدہ کر رہے تھے اور کسی ایسے دور اندیش و صاحبِ بصیرت کے منتظر تھے جو ان کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کر سکے۔ ایسے میں اقبال کی نظرِ انتخاب ایک ہی ہستی پر جا کے ٹھہری، وہ شخصیت محمد علی جناح تھے۔

علامہ اقبال نے بھی ۱۹۳۷ء میں پنڈت نہرو کو میاں افتخار الدین کی موجودگی میں یہ کہا تھا:

"I am proud to be a soldier of Jinnah."(4)

علامہ اقبال نے قائداعظم سے بذریعہ خط و کتابت ہندوستان کی دیگر اقلیتوں کے بالعموم اور مسلمانوں کے بالخصوص تہذیبی، ثقافتی اور ذہنی مسائل پر نہ صرف تبادلہ خیال کیا بلکہ مسلمانوں کی سیاسی خود مختاری، حقوق مذہبی آزادی اور ملی تشخص کی سعی کا واضح ثبوت ہے۔ اقبال کی نظر میں ان مسائل کے حل کا ادراک صرف قائداعظم ہی کر سکتے تھے۔ اقبال قائداعظم کے ساتھ اظہارِ خیال کرتے تھے بلکہ اپنے خطوط میں ایسی تجاویز بھی دیتے تھے جو آگے چل کے نشانِ منزل بنی۔

قائداعظم نے ایک دفعہ اقبال کے حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اقبال سے اپنی محبت وعقیدت کا یوں اظہارِ خیال کیا:

> ''اگر میں اس تقریب میں شامل نہ ہوتا تو اپنی ذات کے ساتھ بڑی ناانصافی کرتا۔ وہ مشرق کے بڑے بلند پایہ شاعر اور مفکرِ اسلام تھے ۔مرحوم دورِ حاضر میں اسلام کے شارح تھے۔ مجھے اس امر پر فخر ہے کہ میں نے ان کی قیادت میں باحیثیت ایک سپاہی کے کام کیا۔ میں نے ان سے زیادہ اسلام کا وفادار اور شیدائی نہیں دیکھا۔''(۵)

ان اعترافات سے پتہ چلتا ہے کہ قائداعظم اور اقبال ایک دوسرے سے کتنا متاثر تھے۔ دونوں عظیم قائدین کی فکری مماثلت ذہنی ہم آہنگی اور قلبی محبت واحترام کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ قائداعظم اور علامہ اقبال، تصورِ پاکستان، تاریخ پاکستان، تحریکِ پاکستان، تعمیرِ پاکستان اور تشکیلِ پاکستان کہ نہ صرف دو ہمسپوت بلکہ ایک ہی قافلے کے دو سپاہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پاکستانیوں کو مصورِ پاکستانی اور بانی پاکستان کہ افکار کی روشنی میں پاکستان کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنے کی توفیقِ خاص سے ہمکنار کرے۔ (آمین)

حوالہ جات

۱۔ انیس جعفری، مولانا، خطباتِ قائداعظم، لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۶۶ء، ص: ۳۷

۲۔ عبدالرحمان، مفتی، تعمیرِ پاکستان اور علمائے ربانی، لاہور: شیخ اکیڈمی، ۱۹۷۵ء، ص: ۵۱

۳۔ عثمان صرانی، جناح کی تقریریں، حیدرآباد (دکن): ادارہ اشاعت اُردو، ۱۹۴۵ء، ص: ۷۵

۴۔ رئیس امروہی، مترجم: قائداعظم محمد علی جناح، ایک قوم سرگزشت، لاہور: فیروزسنز لمیٹڈ، ۱۹۶۹ء، ص: ۳۲

5. Amjad Jamil-ud-Din, Final Phase of Struggle of Pakistan, Karachi: The International Press, 1964, P-21

☆......☆......☆